

## 232694-رمضان میں بغیر عذر کے روزے چھوڑنے والے کا حکم

سوال

روزے نہ رکھنے والے بالغ شخص کا کیا حکم ہے؟ اور دنیا میں اس کی کیا سزا ہے؟

پسندیدہ جواب

رمضان کے روزے رکھنا اسلام کا رکن ہے، چنانچہ کسی بھی بالغ، عاقل اور ملکف مسلمان کیلئے رمضان کے روزے بغیر عذر کے چھوڑنا جائز نہیں ہے، روزہ چھوڑنے کا عذر سفر، بیماری اور دیگر شرعی وجوہات پر مشتمل ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص صرف ایک دن کا روزہ بغیر کسی شرعی عذر کے چھوڑ دے تو اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا، اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نار اٹکی کا مستحق ٹھہرایا، اس پر اس گناہ سے کچی توبہ کرنا لازمی ہے، نیز اکثر اہل علم کے ہاں چھوڑے ہوئے روزے کی قضا بھی ضروری ہے، کچھ اہل علم نے اس موقف پر اجماع بھی نقل کیا ہے۔

مزید تفصیلات کیلئے سوال نمبر : (234125) کا جواب ملاحظہ کریں۔

اور جو شخص رمضان میں جان بوجھ کر روزہ اس لیے چھوڑ دیتا ہے کہ وہ روزے کی فرضیت کو ہی نہیں مانتا تو اسے اپنے موقف سے توبہ کا موقع دیا جائے گا، توبہ کر لے تو اچھا ہے و گرنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

کھلے عام روزہ خوری کرنے والے کو حکمران کی جانب سے تعزیری سزا دی جائے گی، اس کی سزا اتنی سخت ہونی چاہیے کہ مجرم کو توصیح ہو جی ساتھ میں دوسروں کو بھی سبب ملے۔

اس بارے میں اہل علم کے درج ذیل اقوال ہیں :

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کرتے ہیں :

"اگر کوئی شخص رمضان میں روزے نہ رکھے اور اسے اپنے لیے حلال سمجھے حالانکہ اسے اس کی حرمت کا علم بھی ہو تو اسے قتل کرنا واجب ہے۔"

اور اگر وہ فاسق شخص ہے : تو اسے رمضان میں روزہ نہ رکھنے پر سزا دی جائے گا اور سزا کا تعین حکمران کی صوابید پر ہو گا۔

اور اگر اسے روزوں کی فرضیت کا علم ہی نہیں ہے تو پھر اسے سمجھایا جائے گا "اُنتہی

"الفتاویٰ الکبریٰ" (473/2) :

اسی طرح ابن حجر یعنی رحمہ اللہ کرتے ہیں :

"140 وان کبیرہ گناہ : رمضان میں روزے نہ رکھنا، یا رمضان میں جماع وغیرہ سے روزہ توڑ دینا حالانکہ سفر یا بیماری کی صورت میں کوئی عذر بھی نہ ہو" اُنتہی

"الزواجر" (323/1) :

دائی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام کہتے ہیں :  
 "بغیر کسی شرعی عذر کے مکلف شخص کی جانب سے رمضان میں روزہ چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے" انتہی  
 "فتاویٰ الجمیع الدائمة" (357/10)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :  
 "رمضان کا ایک روزہ بھی بغیر کسی شرعی عذر کے چھوڑنے والا بست بڑے گناہ کا مرتكب ہوتا ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے والے کی توبہ قبول ہوتی ہے اس لیے اسے سچے دل کے ساتھ توبہ کرنی چاہیے، اپنے کیے پر پشمیان ہو اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم کرے، اللہ تعالیٰ سے کثرت کے ساتھ بخشش مانگے، اور جس دن کا روزہ اس نے چھوڑا ہے اس کی جلد از جلد قضاۓ انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے رمضان میں بغیر کسی عذر کے روزہ چھوڑنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا :  
 "بغیر عذر کے رمضان کا روزہ چھوڑنا کبیرہ تین گناہ ہے، اس عمل کی وجہ سے انسان فاسق ہو جاتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا ضروری ہے، اور اس دن کی جلد از جلد قضاۓ بھی دے" انتہی

"مجموع فتاویٰ و رسائل ابن عثیمین" (89/19)

امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "سنن النسائی الکبریٰ" میں حدیث : (3273) نقل کی ہے جسے ابو المامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور انہوں نے مجھے میرے بازو سے پکڑ لیا)۔۔۔ لمبی حدیث ذکر کی، اس میں یہ بھی ہے کہ : (وہ مجھے ایک ایسی قوم کے پاس لے گئے جنہیں ان کی ایڑھیوں کے بل لٹکایا گیا تھا، ان کی بانچھیں چیر وی گئی تھیں اور ان سے خون بہ رہا تھا، میں نے کہا : یہ کون ہیں ؟ تو انہوں نے کہا : یہ افطاری کا وقت ہونے سے پہلے روزہ افطار کرنے والے لوگ ہیں")

اسے البانی رحمہ اللہ نے "سلسلہ صحیح" (3951) میں صحیح کہا ہے، اس کے بعد کہتے ہیں :  
 "یہ ایسے شخص کی سزا ہے جس نے روزہ تور کھالیکن اسے وقت سے پہلے ہی کھول لیا، تو اس شخص کا حال کیا ہو گا جس نے بالکل روزہ رکھا ہی نہیں ہے! ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں سلامتی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں" انتہی

مزید کیلئے آپ سوال نمبر : (38747) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم.